بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

(۱)۔۔۔صورتِ مسئولہ میں جب مرحوم نے اپنی نمازوں کے فدیہ کی ادائیگی کی وصیت نہیں کی تو ورثاپر فدیہ ادا کرنا لازم نہیں ہے، البتہ اگر عاقل بالغ ورثااپنی خوشی ودلی رضامندی سے اپنے حصے سے بقیہ نمازوں کا فدیہ ادا کردیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (1/ 438):

"و" كذا يخرج "لصـــلاة كل وقت" من فروض اليوم والليلة "حتى الوتر" لأنه فرض عملي عند الإمام وقد ورد النص في الصوم والصلاة كالصيام باستحسان المشايخ لكونها أهم واعتبار كل صلاة بصوم يوم هو الصحيح وقيل فدية جميع صــلوات اليوم الواحد كفدية صــوم يوم والصــحيح أن لكل صــلاة فدية هي "نصـف صاع من بر" أو دقيقه أو سـويقه أو صـاع تمر أو زبيب أو شـعير "أو قيمته" وهي "أفضـــل لتنوع حاجات الفقير "وإن لم يوص وتبرع عنه وليه" أو أجنبي "جاز" إن شـــاء الله تعالى لأن محمدا قال في تبرع الوارث بالإطعام في الصوم يجزئه إن شاء الله تعالى من غير جزم وفي إيصائه به جزم بالأجزاء

(۲)۔۔۔جب لڑکا / لڑکی بالغ ہوجائیں توشرعاًان پر نماز، روزہ اور دیگر احکام فرض ہوجاتے ہیں۔عام طور پر لڑکا بارہ(۱۲) قمری سال سے پہلے اور لڑکی نو(۹) قمری سال سے پہلے بالغ نہیں ہوتے، اس کے بعد اگر بلوغت کے آثار احتلام اور حیض وغیرہ ظاہر ہوں تو وہ بالغ شمار ہوں گے اور اگر بلوغت کے آثار ظاہر نہ ہوں تو لڑکا اور لڑکی دونوں پندرہ قمری سال مکمل ہونے پر بالغ شمار ہوں گے اور اس وقت دیگر احکام کے ساتھ روزہ بھی فرض ہوگا اور روزوں کے فدیہ کا حکم بھی جواب نمبر1 میں ذکر کردہ نماز کے فدیہ والا ہے۔

في الدر المختار (6/ 153):

(بلوغ الغلام بالاحتلام والإحبال والإنزال) والأصـــل هو الإنزال (والجـارية بالاحتلام والحيض والحبل) ولم يذكر الإنزال صريحا لأنه قلما يعلم منها (فإن لم يوجد فيهما) شيء (فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى) لقصر أعمار أهل زماننا.

(جاری ہے۔۔۔)

(۳) مستحق زکوٰۃ کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانے سے ایک روزہ کا فدیہ ادا ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر آپ نے ایک مہینہ مستحق زکوٰۃ کو سحری و افطاری کرائی ہے تو اس سے ایک ماہ کے روزوں کا فدیہ ادا ہو گیا ہے۔

في المبسوط للسرخسي (3/ 89):

(ولنا) حديث ابن عمر رضي الله تعالى عنهما موقوفا عليه ومرفوعا «لا يصوم أحد عن أحد ولا يصلي أحد عن أحد» ثم الصوم عبادة لا تجري النيابة في أدائها في حالة الحياة فكذلك بعد الموت كالصلاة، وهذا؛ لأن المعنى في العبادة كونه شاقا على بدنه ولا يحصل ذلك بأداء نائبه ولكن يطعم عنه لكل يوم مسكينا؛ لأنه وقع اليأس عن أداء الصوم في حقه فتقوم الفدية مقامه كما في حق الشيخ الفاني، وإنما يجب عليهم الإطعام من ثلثه إذا أوصى ولا يلزمهم ذلك إذا لم يوص عندنا...............

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عاصم عصمہ اللہ تعالیٰ

دار الافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۰۵/ ذوالقعدہ/ ۱۴۴۰ھ

۰۹/ جولائی/ ۲۰۱۹ء

الجواب صحيح

محمد عبد الجلیل عفی عنہ

رئیس دار الافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۰۵/ ذوالقعدہ/ ۱۴۴۰ھ

۰۹/ جولائی/ ۲۰۱۹ء